قرآن مجید کے ساتھ عشق و شغف کی داستانیں

تیرے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب

عنوان بالا کے تحت صحابہ و تابعین، ائمہ اسلام، علماء راسخین اور بلند پایہ مشائخ اور اہل قلوب کے چند واقعات درج کئے جاتے ہیں، جن سے ان کے قرآن مجید کے ساتھ عشق و شغف اس کے آداب و عظمت اس کی تلاوت میں ان کی محویت و استغراق اور اس لذت و کیفیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلہ کی ابتداء خود اس ذات قدسی سے کی جاتی ہے جس پر قرآن پاک کا نزول ہوا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روات ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مجھے قرآن سناؤ۔ میں نے کہا، آپ ہی پر نازل ہوا ہے اور آپ ہی کو سناؤں؟ فرمایا کہ ہاں! میں دوسرے سے سننا چاہتا ہوں۔ میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی جب اس آیت پر پہنچا۔

فکیف اذا جئنا من کل امتہ بشھید و جئنابک علی ھئولاء شھیدا

ترجمہ: سو اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے ایک ایک گواہ حاضر کریں گے۔ اور لوگوں پر آپ کو بطور گواہ پیش کریں گے۔

میں نے سر اٹھایا تو دیکھتا ہوں کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ مائدہ آیت:۔

ان تعذبھم فانھم عبادک و ان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم - (المائدہ ع - 15)

ترجمہ: تو اگر انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں بخش دے تو بھی تو زبردست ہے حکمت والا ہے۔

پر پوری رات گزر گئی اور صبح ہو گئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑے رقیق القلب تھے، قرآن پڑھتے وقت آنکھوں میں قابو نہ رکھ سکتے تھے اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

ابو رافع کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت عمر کے پیچھے فجر کی نماز پڑھ رہا تھا میں مردوں کی اس آخری صف میں تھا جس کے بعد عورتوں ہی کی صف ہوتی ہے۔ آپ سورہ یوسف پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے۔

انما اشکوا بثی و حزنی الی اللہ - (سورہ یوسف ع 10)

ترجمہ: یعقوب نے کہا میں تو اپنے رنج و غم کی شکایت بس اپنے اللہ ہی سے کر رہا ہوں۔"

حضرت عمر بلند آواز سے قرآن شریف پڑھتے تھے ' آپ پر ایسا گریہ طاری ہوا کہ مجھے ان کی
ہچکیوں کی آواز دور سے سنائی دی ۔

ابن عمر کی بھی روایت ہے کہ حضرت عمر پر صبح کی نماز میں ایک مرتبہ ایسا گریہ طاری ہوا کہ میں
نے ان کی ہچکی کی آواز تین صفوں کے پیچھے سنی ۔

حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر اپنے رات کے ورد میں کبھی کبھی کوئی آیت
پڑھتے تو اتنا روتے کہ گر جاتے اور آپ کو گھر میں اتنا ٹھہرنا پڑتا کہ لوگ عیادت کے لئے آتے ۔

محمد ابن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت عثمان پوری رات ایک رکعت میں گذار دیتے تھے ۔ جس میں
پورا قرآن شریف پڑھ لیتے تھے ۔

امام احمد اور ابن عساکر کی روایت ہے کہ حضرت عثمان کہتے تھے کہ تمہارے دل پاک ہو جائیں تو
تم کو کبھی کلام اللہ سے سیری نہ ہو' میں نہیں چاہتا کہ میری عمر میں کوئی دن ایسا گزرے جس میں مجھے
قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے کی نوبت نہ آئی حضرت عثمان کی شہادت ہوئی تو جس مصحف میں وہ پڑھا کرتے
تھے، وہ ان کی کثرت تلاوت سے جا بجا سے شکستہ ہو گیا تھا ۔

ابن عمیر کہتے ہیں کہ مجھے سورہ یوسف حضرت عثمان کے پیچھے پڑھنے سے یاد ہو گئی کیونکہ وہ کثرت
سے فجر کی نماز میں سورہ یوسف پڑھتے تھے ۔

حضرت علی مرتضیٰ کو وفات نبوی کے بعد قرآن شریف کے حفظ میں اتنا انہماک ہوا کہ کئی روز تک
گھر سے باہر نہیں نکلے ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ' عبداللہ بن عمر' عبداللہ ابن رواحہ' عبداللہ
ابن عباس' عبدالرحمن بن عوف جیسے صحابہ کبار متعدد تابعین عظام سعید بن جبیر' مالک بن انس منصور
ابن المعتمر کے متعلق رقت خشوع اور گریہ و بکا کی ایسی ہی روایات حدیث و تاریخ کی کتاب میں آئی
ہیں ۔

زرارہ ابن عونی کے متعلق تو یہاں تک بیان کیا گیا کہ وہ جامع مسجد میں نماز پڑھا رہے تھے' سورہ
مدثر کی یہ آیت جب انہوں نے پڑھی۔

فاذا نقر فی الناقور فذالک یومئذ یوم عسیر ۔ علی الکافرین غیر یسیر (المدثر ع 1)

ترجمہ : پھر جس دن صور پھونکا جائے گا ۔ سو وہ دن کافروں پر ایک سخت ہو گا نہ کہ آسان۔"
تو ان کی روح پرواز کر گئی اور وہ گر گئے ۔ بہز ابن حکیم کہتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جو
ان کی نعش اٹھا کر گھر لائے ۔

حلیہ نماز پڑھ رہے تھے جب انہوں نے آیت پڑھی تو اس کو بار بار دہراتے رہے ۔ کسی نے گھر
کے ایک گوشہ سے آواز دی ' کہاں تک اس آیت کو دہراتے رہو گے' نہ معلوم کتنوں کے جگر شق ہو
گئے۔

ایک صاحب نے آیت پڑھی ۔

ثم ردّوا الی اللہ مولٰھم الحق (الانعام ع - 8)

ترجمہ: پھر وہ (سب) واپس لائے جائیں گے ۔ اپنے مالک حقیقی کے پاس۔"

حمزہ حضرت اسماء (بنت ابوبکر صدیق) کے خادم کہتے ہیں کہ حضرت اسماء نے مجھے بازار بھیجا' اس وقت وہ سورہ طور کی تلاوت کر رہی تھیں اور آیت **ووقنا عذاب السموم** تک پہنچی تھیں ۔ میں بازار گیا بھی اور واپس بھی آ گیا اور وہ ابھی تک یہی آیت پڑھ رہی تھیں ۔

حضرت تمیم داری مقام ابراہیم پر آئے ۔ اور سورہ جاثیہ پڑھنی شروع کی ۔

حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین اٰمنو و عملوالصلحت سواء محیاھم و مماتھم ساء ما یحکمون (الجاثیہ ع - 2)

ترجمہ : کیا جو لوگ برے کام کر رہے ہیں اس خیال میں ہیں کہ انہیں ان جیسا رکھیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے کہ ان کی زندگی اور ان کی موت یکساں ہی رکھیں سو کیسا برا حکم یہ لوگ لگاتے ہیں ۔" تو اس کو برابر دہراتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی ۔

حضرت سعید بن جبیر رمضان میں امامت کر رہے تھے جب وہ آیت ۔

فسوف یعلمون اذا الاغلٰل فی اعناقھم والسلاسل - یسحبون فی الحمیم - ثم فی النار یسجرون - (المومن ع 8)

ترجمہ : جب کہ ان کی گردنوں میں ' ۔ زنجیریں ہوں گی ان کو گھسیٹتے ہوئے کھولتے ہوئے پانی میں لے جایا جائے ۔ پھر یہ آگ میں جھونک دیئے جائیں گے ۔" پر آئے تو بار بار اس کو دہراتے رہے ۔

ایک رات تہجد میں یہ آیت پڑھی' **واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ (البقرہ ع - 33)**

ترجمہ : اور اس دن سے ڈرتے رہو جس میں تم (سب) اللہ کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے ۔"

تو اس کو کچھ اور بیس مرتبہ دہرایا وہ رات کو اتنا روئے تھے کہ ان کی آنکھوں پر اثر پڑ گیا ۔

حضرت مسروق (تلمیذ حضرت ابن عباس) بعض دن عشاء سے لے کر فجر تک سورہ رعد ہی پڑھتے رہے ۔

ہارون ابن ایاب اسدی کبھی تہجد میں پوری آیت ۔

یلیتنا نرد ولا نکذب بایات ربنا و نکون من المومنین (الانعام ع - 3)

ترجمہ : کہیں گے کہ کاش ہم پھر واپس بھیج دیئے جائیں تو ہم اپنے پروردگار کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ہم ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں ۔"

پڑھنے میں گذار دیتے اور روتے رہتے ۔

حضرت حسن بصری نے ایک پوری رات **ان تعدو انعمۃ اللہ لا تحصوھا** کی تکرار اور ورد میں

گذاری اور صبح ہو گئی ۔ لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا اس میں بڑی عبرت اور موعظت ہے
ہم جب بھی نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں تو کسی نہ کسی اللہ کی نعمت کا نزول ہوتا ہے اور جو ہم نہیں جانتے
اس کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہے ۔

امام ابوحنیفہ نے ایک مرتبہ تہجد میں یہ آیت پڑھی ۔

بل الساعة موعدهم والساعة ادهی و امر - (القمر - ع 3)

ترجمہ : لیکن ان کا اصل وعدہ تو قیامت کے (دن) کا ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے ۔
وہ برابر اسی آیت کو دہراتے رہے اور حتی کہ صبح ہو گئی ۔

یہ سلسلہ ایک نسل سے دوسری نسل اور ایک عہد سے دوسرے عہد تک منتقل ہوتا رہا ۔ اور
امت کا کلام الہی سے عشق و شغف تسلسل کے ساتھ اور قرآن مجید کا فیض اور اس کی تاثیر بغیر کسی
انقطاع اور وقفہ کے جاری رہی' تاریخ و سیر کی کتابوں نے ہر دور کے علماء راسخین ' معلمین و مصلحین
اور محققین و عارفین کے قرآن مجید کے ساتھ عشق و شغف ' اس کی تلاوت میں محویت و استغراق اور
اس میں ان کی حلاوت و لذت کے واقعات محفوظ کر دیئے ہیں ۔ یہاں پر چند اکابر امت کے واقعات
نقل کئے جاتے ہیں ۔

مشہور مصنف اور محدث' مورخ و ناقد علامہ ابن جوزی ہر ہفتہ ایک قرآن مجید ختم کرتے تھے ۔

سلطان صلاح الدین ایوبی فاتح بیت المقدس کو قرآن مجید سننے کا بڑا شوق تھا ۔ کبھی کبھی اپنے برج میں
پہرہ داروں سے دو دو' تین تین' چار چار پارے سن لیتے تھے بڑے خاشع و خاضع اور رقیق القلب انسان
تھے ۔ قرآن مجید سن کر اکثر آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ 7 شعبان
726ھ کو نظربند کئے گئے جہاں انہوں نے 22 ذی القعدہ 728ھ کو سفر آخرت اختیار کیا ۔ اس
فرصت میں ان کا سب سے بڑا مشغلہ ورد تلاوت قرآن تھا' وہ جیل میں تقریباً دو سال چار ماہ رہے اس
مختصر مدت میں انہوں نے اپنے بھائی شیخ زین الدین ابن تیمیہ کے ساتھ قرآن مجید کے اسی دور ختم
کرنے کے بعد جب نیا دور شروع کیا تو سورہ قمر کی اس آیت پر پہنچے ۔

ان المتقین فی جنت و نهر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر

ترجمہ جو پرہیزگار ہیں ان باغوں اور نہروں کے درمیان ہوں گے ایک اعلی مقام میں قدرت والے
بادشاہ کے نزدیک ۔

تو بجائے اپنے بھائی زین الدین کے عبداللہ ابن محب اور عبداللہ الزرعی کے ساتھ دور شروع کیا
یہ دونوں نہایت صالح شخص تھے اور آپس میں حقیقی بھائی تھے ۔ امام ابن تیمیہ کو ان کی قرات بہت پسند
تھی ۔ وہ دور ختم نہیں ہونے پایا تھا کہ زندگی کے دن پورے ہو گئے ۔

ان اکابر اسلام کے سوا جن کی زبان عربی تھی اور جن کا رات دن کا وظیفہ عوام اسلامیہ کی خدمت

اور ان کے بحر کی غواصی تھی - عجمی نژاد مشائخ و صلحائے امت کا بھی شغف بالقرآن ' ذوق تلاوت حفظ کا اہتمام اور قرآن مجید میں محویت و استغراق کے واقعات کچھ کم شوق انگیز سبق آموز اور عبرت خیز نہیں' صد ہا واقعات میں سے یہاں چند نقل کئے جاتے ہیں - یہ واقعات متقدمین مشائخ تک محدود نہیں' اس کا سلسلہ معاصرین تک جاری ہے۔

آٹھویں صدی کے مشہور بزرگ سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء (متوفی 725ھ) کو قرآن مجید کا خصوصی ذوق تھا اس کے حفظ کے اہتمام و تلاوت کی کثرت کی تاکید فرماتے تھے - امیر حسن علاء سنجری جب حضرت خواجہ سے متعلق ہوئے تو وہ بوڑھے تھے اور شعر و شاعری زندگی بھر کا مشغلہ تھی - حضرت خواجہ نے ان کو ہدایت کی قرآنی ذوق کو شعر و شاعری کے ذوق پر غالب کریں امیر فوائد الفواد میں لکھتے ہیں کہ "بارہا ان مخدوم کی زبان مبارک سے میں نے یہ لفظ سنے ہیں کہ چاہیے قرآن مجید کا پڑھنا شعر کہنے پر غالب آ جائے -

خواجہ محمد (ابن مولانا بدرالدین اسحق) بڑے اچھے حافظ خوش الحان تھے - ان کو آپ نے نماز کا امام بنایا تھا -ان کی قرات سے آپ بڑے محظوظ ہوتے اور آپ کو ان کی قرات سن کر بڑی رقت اور ذوق آتا -

حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین یحیی منیری (متوفی ۷۸۲ھ) کو بھی قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے سننے کا خاص ذوق تھا - ان کے تربیت یافتہ شیخ زید بدر عربی ان کی وفات کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں -

ملک حسام الدین کے بھائی امیر شہاب الدین اپنے لڑکے کے ساتھ حاضر خدمت ہوئے اور آ کر بیٹھ گئے آپ کی نظر مبارک لڑکے پر پڑی آپ نے فرمایا - پانچ آیتیں پڑھ سکتے ہیں' حاضرین نے عرض کیا کہ ابھی بہت چھوٹا ہے ' سید ظہیرالدین مفتی کا لڑکا بھی حاضر تھا - میاں بلال نے جب یہ دیکھا کہ آپ کو کلام ربانی سننے کا ذوق ہے تو انہوں نے اس لڑکے کو بلایا اور پانچ آیتیں پڑھنے کی ہدایت کی - سید ظہیرالدین نے جب یہ محسوس کیا کہ طبیعت مبارک پر قرآن مجید سننے کا تقاضا ہے تو اپنے لڑکے کو اشارہ کیا کہ قرآن مجید کی پانچ آیتیں پڑھو' لڑکا سامنے آیا - اور مودب بیٹھ گیا - اس نے سورہ فتح کے آخری رکوع کی آیتیں محمد رسول اللہ والذین معہ سے پڑھنی شروع کیں ' حضرت مخدوم تکیہ کے سہارے آرام فرما رہے تھے ' اٹھ بیٹھے اور معمول قدیم کے مطابق با ادب دوزانو بیٹھ گئے - اور بڑی توجہ سے قرآن سننے لگے -

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (م 1034ھ) کے حالات میں آتا ہے کہ تلاوت کے وقت چہرہ مبارک اور پڑھنے کے انداز سے سامعین کو ایسا محسوس ہوتا کہ اسرار قرآنی و برکات آیات کا فیضان ہو رہا ہے نماز اور بیرون نماز میں خوف کی آیات پڑھتے یا جو آیات میں تعجب و استفہام آتا ہے اس کا اندازہ و لہجہ پیدا ہو جاتا' رمضان میں تین سے کم ختم نہ کرتے خود حافظ قرآن تھے - اس لئے

غیرہ رمضان میں بھی زبانی تلاوت فرماتے اور مختلف حلقوں میں بھی سنتے رہے۔ حضرت مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی (متوفی 1313ھ) ایک روز تلاوت قرآن کر رہے تھے کہ آپ پر کیفیت طاری ہوئی' مولوی سید تجمل حسین صاحب سے فرمایا کہ "جو لذت ہم کو قرآن میں آتی ہے اگر تم کو وہ لذت ذرہ بھر آ جائے تو ہماری طرح نہ بیٹھ سکو' کپڑے پھاڑ کر جنگل کو نکل جاؤ۔" آپ نے آہ کی اور حجرہ میں تشریف لے گئے اور کئی روز تک بیمار رہے۔

مولانا سید محمد علی نے فرمایا کہ میں نے ابتداء میں حضرت سے عرض کیا کہ مجھ کو جو مزہ شعر میں آتا ہے' قرآن مجید میں نہیں آتا' آپ نے فرمایا کہ ابھی بعد ہے قرب میں جو مزہ قرآن شریف میں ہے کسی میں نہیں۔

مولوی تجمل حسین صاحب لکھتے ہیں کہ مجھ سے فرمایا کہ "قرآن شریف اور حدیث پڑھا کر کہ اللہ میاں دل پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔" ایک روز آپ نے فرمایا کہ نسبت قرآن کی غایت سلوک ہے۔

مولوی تجمل حسین صاحب لکھتے ہیں کہ ایک بار مولانا محمد علی صاحب وغیرہ کا مجمع تھا' قرآن شریف کا ترجمہ ہوا' رکوع یہ تھا۔

واذکر فی الکتب ابراھیم انہ کان صدیقا نبیا (مریم ع - 3)

ترجمہ: اور آپ (اس) کتاب میں ابراہیم کا ذکر کیجئے۔ وہ بڑے راستی والے نبی تھے۔"

اس کا ترجمہ فرمایا۔ بعد اس کے وہ آیت پڑھی گئی جو حضرت اسمٰعیل کے بیان میں ہے۔

و کان عند ربہ مرضیا (مریم ع - 14)

ترجمہ: وہ اپنے رب کے پاس پسندیدہ تھے۔"

ترجمہ فرمایا تھا اپنے رب کا پیارا یہ فرما کر چیخ ماری اور آپ پر گویا کیفیت مدہوشی کی طاری رہی اس واقعہ کے بعد دو مہینے سخت علیل رہے۔

ایک مرتبہ جب اس آیت کا ترجمہ پیش آیا۔

ءانت قلت للناس اتخذونی و امی الھین من دون اللہ (مائدہ ع 33)

ترجمہ: اے عیسیٰ ابن مریم کیا تم نے لوگوں سے یہ کہہ دیا ہے خدا کے علاوہ مجھے اور میری والدہ کو بھی معبود بنا لو۔"

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہو گا کہ کیا تم نے آدمیوں سے کہہ دیا تھا کہ ہم کو اور ہماری والدہ کو خدا سمجھیں اور خدا کو خدا نہ سمجھیں پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گھبرا کر یہ فرمانا پھر **انک انت العزیز الحکیم** یعنی غفور الرحیم کا موقع تھا مگر العزیز الحکیم فرمایا۔ اس وقت واقعہ قیامت گویا سامنے ہو گیا اور کیفیت مصیبت قیامت کی سب پر طاری ہو گئی۔ مجھ کو خیال آتا ہے کہ حضرت نے اس آیت **و ان منکم الا واردھا** پر چیخ ماری کہ سب کو پل صراط سے ایک روز اترنا ہو گا۔ غرض ہر جگہ بیان یہاں مجلس میں ہوتا تھا پہلے آپ پر کیفیت آتی تھی اس کے بعد بہ طور عکس موافق استعداد ہر شخص پر طاری ہوتی تھی۔